

5 ادائیگی و چکتنائی کا نظام

5.1 عمومی جائزہ

ادائیگی کے نظام وہ طریقہ کار، وثیقہ جات اور ذرائع ہیں جن سے مالی اداروں یا ان کے صارفین کے درمیان فنڈز کی منتقلی کی جاتی ہے۔ ادائیگی کے طریقے موثر، محفوظ اور با اعتماد ہونے سے لاگت گھٹ جاتی ہے، مالی استحکام کو تحفظ اور معیشت میں معاشی سرگرمیوں کو فروغ ملتا ہے۔ مزید برآں یہ زری پالیسی پر موثر عملدرآمد اور زری اور سرمایہ منڈیوں کے وظائف کو ہموار طور پر چلانے کے لیے ایک اہم آلہ ہے۔

میں 11 کے دوران آلٹرنیٹ ڈیلیوری میکانزم (ای ڈی سیز) پر بہتر انداز میں قابو پانے کے لیے کمرشل بینکوں کو ہدایات اور رہنما خطوط کے اجرا کے لیے بروقت موثر اقدامات کیے گئے۔ بینکوں کو اپنے ای ٹی ایم آپریشنز کے معیار بہتر بنانے اور اہم مواقع خصوصاً ہفتہ وار چھٹیوں، رمضان/عید کی چھٹیوں وغیرہ میں اندرونی نگرانی بہتر کرنے کی ہدایت کی گئی۔ گزشتہ دو برسوں سے ملک کے کچھ حصوں کو قدرتی آفات جیسے تیز بارشوں اور سیلاب کا سامنا کرنا پڑا۔ اس تباہی کی بنا پر متاثرہ لوگوں کی ضروریات کو سمجھتے ہوئے بینکوں کو مزید ہدایات جاری کی گئیں کہ وہ وطن کارڈ والوں کو سہولت فراہم کریں اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں موجود اپنی تمام شاخوں پر کم از کم ایک پی او ایس ٹرینٹل ضرور نصب کریں۔ بینکوں اور سوئچ آپریٹرز کو ان کارڈز پر لین دین کے چار جز لگانے کی اجازت نہیں تھی۔ ای ٹی ایم خدمات میں مزید بہتری اور چوبیس گھنٹے دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے خصوصی معاہدے نہیں تشکیل دی گئیں تاکہ ملک بھر کے شہروں/ قصبوں میں لگے ای ٹی ایم کی بر مقام آپریشنل صورتحال کی تصدیق کی جاسکے۔

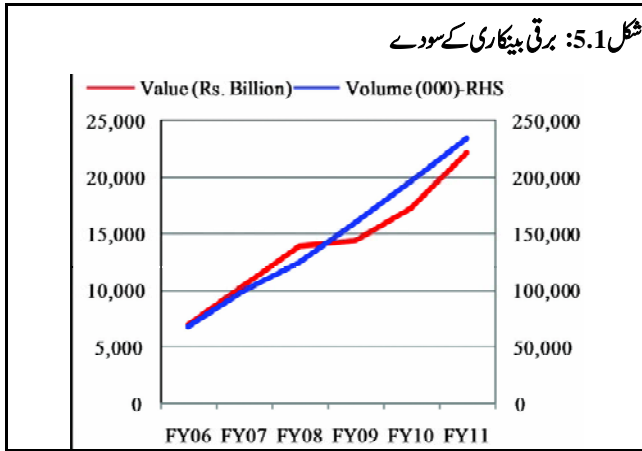
وسیع تر چکنداری اور صارفین کو مختلف قدر اضافی خدمات کی فراہمی کو مد نظر رکھتے ہوئے زیر جائزہ سال کے دوران بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ متعدد اختراعی کارڈ مصنوعات لاسکتے ہیں۔ بین البینک بروقت چکتنائی کے پاکستانی طریقہ کار کے ذریعے فروری 2011ء میں صارفین فنڈز کی منتقلی کی سہولت متعارف کرائی گئی اور بھاری ادائیگیوں کے لیے ملٹی پل کرڈٹ کی منتقلی کی سہولت جو تجرباتی مرحلے سے گزر چکی ہے اگلے مالی سال میں بینکوں کے لیے دستیاب ہوگی۔

عالمی بینک کی مدد سے ٹیکسوں کے اصلاحاتی پروگرام (ای آئی پی) کے تحت اور اسٹیٹ بینک، فیڈرل بورڈ آف ریونیو اور کمرشل بینکوں کے اشتراک سے شروع ہونے والا منصوبہ برقی ادائیگی و بازاری کا نظام (ای پی اے آر ایس) ابھی تیاری کے مرحلے میں ہے۔ فی الوقت اس آزمائشی افتتاح میں چار کمرشل بینک شامل ہیں اور کامیابی سے مکمل ہونے کے بعد اسے آگے چل کر پوری بینکاری صنعت تک پھیلا یا جائے گا۔ استعمال کنندہ کی قبولیت کے تجربہ (یو اے ٹی) کا پہلا مرحلہ مکمل ہو گیا ہے اور دوسرے مرحلے کا کام جاری ہے۔

5.2 بروقت مجموعی چکتنائی کا نظام (آر ٹی جی ایس)

’پرزم‘ مجموعی چکتنائی کا نظام ہے جہاں فنڈز کی منتقلی کی پروسیجر اور حتمی چکتنائی بروقت کی جاتی ہے۔ اب بینک دور دراز جگہوں پر فنڈز کی منتقلی کی لین دین اسٹیٹ بینک کی طرف سے فراہم کیے گئے ٹرمینلز پر ہی کر سکتے ہیں۔ پرزم کے ذریعے مختلف اقسام کی لین دین کی چکتنائی کی جاتی ہے جس میں حکومتی تمسکات (پی آئی بی/ایم ٹی بی)، بین البینک فنڈز کی منتقلی، خوردہ کلیئرنگ پیجز اور صارفین منتقلیاں شامل ہیں۔ پرزم نظام میں فی الوقت 43 شریک ارکان ہیں جس میں 35 کمرشل بینک، 7 مقامی مالی ادارے اور ایک خوردہ مالکاری بینک شامل ہے۔

فروری 2011ء میں صارفین کی سہولت کا آغاز کیا گیا جس کا مقصد پرزم کے ذریعے اسی دن میں فوری ادائیگی بھیجنے کے لیے خوردہ صارفین کو سہولت فراہم کرنا ہے۔ اس نظام کے تحت 30 جون 2011ء تک 15.3 کھرب روپے قدر کے صارفین سودے چکٹائے گئے۔ میں 11 کے دوران پرزم کے ذریعے کل 3 لاکھ 28 ہزار 700 ادائیگیاں چکتنائی گئیں جن کی قدر 818.7 کھرب روپے تھی جبکہ گزشتہ سال 738.5 کھرب روپے کی ادائیگی ہوئی جن کا کل حجم 3 لاکھ 2 ہزار 200 تھا جس سے تعداد اور رقم میں بالترتیب 8.6 فیصد اور 11 فیصد اضافہ ظاہر ہوتا ہے۔



5.3 برقی بینکاری اور اس کی بہت ترکیبی

حجم کے لحاظ سے برقی بینکاری میں 234.9 ملین کے سودے ریکارڈ کیے گئے جو گزشتہ سال کے 23.0 فیصد کے مقابلے میں 19.5 فیصد اضافہ ظاہر کرتا ہے۔ ان سودوں کی کل مالیت 222 کھرب تھی جو 27.8 فیصد اضافہ ظاہر کر رہا ہے جبکہ گزشتہ سال 20.6 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 5.1)۔

اے ٹی ایم ملک میں سب سے زیادہ اور کم مالیت کی نقد رقم نکالنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اسی لیے مجموعی برقی سودوں میں اس کا حصہ بلند ترین یعنی 59 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ مالی سال 11ء کے دوران اے ٹی ایم سودوں کی اوسط قدر ¹ 8750 روپے رہی جبکہ گزشتہ سال 7826 روپے تھی۔ برقی بینکاری

سودوں میں بروقت آن لائن بینکاری اور پی او ایس کا حصہ بالترتیب 32 فیصد اور 6.1 فیصد تھا۔ برقی بینکاری کے سودوں میں دیگر بینکاری ذرائع جیسے کال سینٹر، انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری کا کل حصہ مقابلتہ کم تھا۔ قدر کے لحاظ سے بروقت آن لائن بینکاری کا حصہ 93.2 فیصد ہے کیونکہ کاروبار سے کاروبار کے درمیان لین دین میں اسے سب سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ زیر جائزہ سال کے دوران سودوں کی کل مالیت میں اے ٹی ایم کا حصہ 5.4 فیصد ہے۔

5.3.1 بروقت آن لائن برانچ کا نیٹ ورک

مالی سال 11ء کے دوران بینکوں نے اپنے آن لائن برانچ نیٹ ورک کو 6,671 سے بڑھا کر 7,416 کر دیا جس سے ان کی تعداد میں 11 فیصد اضافہ ہو گیا جبکہ گزشتہ سال 10 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مجموعی شاخوں کے نیٹ ورک میں آن لائن شاخوں کا حصہ 73 فیصد سے بڑھ کر 78 فیصد ہو گیا۔

5.3.2 اے ٹی ایم

میں 11 سال 11ء کے دوران بینکوں نے 735 نئے اے ٹی ایم کھولے جس سے ملک بھر میں اے ٹی ایم کی مجموعی تعداد 16.5 فیصد نمو کے ساتھ 5,200 ہو گئی جبکہ گزشتہ سال اس میں 11.7 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

5.3.3 اے ٹی ایم کے ذریعے لین دین

مالی سال 11ء کے دوران اے ٹی ایم کے ذریعے لین دین میں 19 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اس میں 27 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ قدر کے لحاظ سے اے ٹی ایم کے سودوں میں گزشتہ سال کے 35 فیصد کے مقابلے میں 33 فیصد اضافہ ہوا۔ اے ٹی ایم نقد رقم نکالنے کے علاوہ بین ال بینک فنڈز کی منتقلی، رقم جمع کرانے، یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی وغیرہ کے لیے بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ پاکستان میں سال کے دوران فی اے ٹی ایم پرمیہ اوسطاً 73 سودے کیے گئے۔

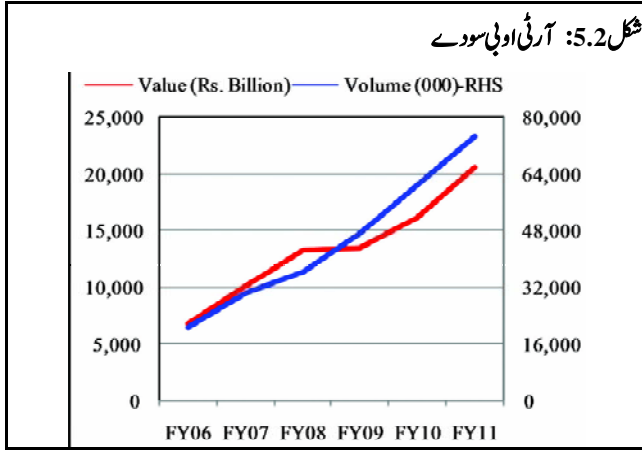
5.3.4 کارڈز کی تعداد (کریڈٹ / ڈیبٹ / اے ٹی ایم)

30 جون 2011ء تک زیر گردش مجموعی کارڈز کی تعداد میں 33 فیصد نمو ہوئی۔ ان کارڈز کی تعداد گزشتہ سال ایک کروڑ 5 لاکھ کے مقابلے میں 1 کروڑ 40 لاکھ ہو گئی۔

5.3.5 بروقت آن لائن بینکاری (آر ٹی او بی) لین دین

بینک آر ٹی او بی کے ذریعے کمپنی سے کمپنی، کمپنی سے کاروبار اور کاروبار سے کاروبار کے درمیان آن لائن لین دین کی پیشکش کرتے ہیں۔ مئی 11ء کے دوران حجم کے لحاظ سے آر ٹی

¹ اے ٹی ایم سودوں کا اوسط حجم = کل رقم / سودوں کی کل تعداد۔ یہاں اے ٹی ایم کے مجموعی سودوں میں رقم نکالنا، رقم جمع کروانا، آئی بی ایف ٹی، یوٹیلیٹی بلوں کی ادائیگی اور ادائیگی کے وثیقہ جات کا جمع کرنا شامل ہے۔



اولی لین دین میں 22.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال اس میں 28.2 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔ قدر کے لحاظ سے 27.5 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ سال 19.7 فیصد تھا (دیکھئے شکل 5.2)۔

5.3.6 پی او ایس لین دین

بینک اے ٹی ایم اور ان کی خدمات کے کاروبار کی پائیداری کا جائزہ لیتے ہیں بجائے اس کے کہ پی او ایس مشینیں ایسی جگہ رکھی جائیں جہاں کاروبار کی سطح کم ہے اور بینکوں کی جانب سے کریڈٹ کارڈ کے اجرا میں سخت پالیسی اختیار کرنا ہے اسی وجہ سے پی او ایس مشینوں کی تعداد 37,323 تک پہنچ گئی جبکہ گزشتہ

سال ان کی تعداد 52,049 تھی۔ حجم کے لحاظ سے پی او ایس مشینوں سے ایک کروڑ 43 لاکھ کے سودے ہوئے جو گزشتہ سال کی 14.3 فیصد نمو کے مقابلے میں 8.8 فیصد کی ظاہر کرتے ہیں۔ قدر کے لحاظ سے 69.44 ارب روپے کا لین دین کیا گیا جس میں 7.9 فیصد کی عکاسی ہوتی ہے، گزشتہ سال 15.8 فیصد کم ہوا تھا۔

5.3.7 کال سینٹر بینکاری

م س 11ء کے دوران کال سینٹر یا انٹرایکٹو وائس ریسپانڈنس (IVR) کے ذریعے 8 لاکھ مالی سودے ہوئے جن کی مالیت 6.6 ارب روپے تھی۔ اس سطح پر حجم کے لحاظ سے اس میں 22 فیصد جبکہ قدر کے لحاظ سے 6 فیصد کی واقع ہوئی۔ گزشتہ سال حجم کے لحاظ سے 8 فیصد اضافہ اور قدر کے لحاظ سے 16 فیصد کی واقع ہوئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ کریڈٹ کارڈ میں کمی کے ساتھ ساتھ یوٹیٹی بلوں کی ادائیگی کے لیے دیگر اے ڈی سیز میں ترقی ہونا ہے۔

5.3.8 انٹرنیٹ بینکاری

انٹرنیٹ بینکاری میں ادائیگیاں اور الیکٹرانک فنڈز کی منتقلی (ای ایف ٹی) شامل ہیں۔ م س 11ء کے دوران بینکوں نے 208 ارب روپے کے 40 لاکھ 4 ہزار سودے کیے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حجم کے لحاظ سے 50 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 48 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال حجم کے لحاظ سے 41 فیصد اور قدر کے لحاظ سے 107 فیصد اضافہ ہوا تھا (دیکھئے شکل 5.3)۔

5.3.9 موبائل بینکاری

ملک میں کچھ بینک موبائل فون کے ذریعے لین دین کی پیشکش کر رہے ہیں۔ م س 11ء میں 8.7 ارب روپے مالیت کے 30 لاکھ 4 ہزار سودے ہوئے جبکہ گزشتہ سال 2.2 ارب روپے مالیت کے 6 لاکھ سودے ہوئے تھے۔

5.4 دتی بینکاری

م س 11ء کے دوران حجم کے لحاظ سے دتی (کاغذ پر مبنی) بینکاری کے ذریعے لین دین میں 1.8 فیصد نمو ریکارڈ کی گئی جبکہ گزشتہ سال 2.2 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ ان سودوں کی مالیت میں 10.8 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ سال 2.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔